36491 ـ نماز عید کا طریقہ

سوال

نماز عید کا طریقہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ امام شہر سے باہر نکل کر عید گاہ میں لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: نماز عید الفطر دو رکعت ہیں، اور نماز عیدالاضحی بھی دو رکعت ہیں، تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارك سے یہ مکمل نماز ہے قصر نہیں، جس نے افترا باندھا وہ خائب و خاسر ہوا"

سنن نسائی حدیث نمبر (1420) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" عید الفطر اور عید الاضحی کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے جاتے اور وہاں سب سے پہلے نماز پڑھاتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (956).

نماز عید کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد چھ یا سات تکبیریں کہی جائیگی اس کی دلیل مندرجہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ:

نماز عید الفطر اور عید الاضحی میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات ہیں جو کہ رکوع کی تکبیروں کے علاوہ ہیں"

اسے ابو داود رحمہ اللہ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے ارواء الغلیل (639) میں صحیح قرار دیا ہے.

تکبیرات کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۃ ق کی تلاوت کرے، اور پھر دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہنے کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھے اور پھر سورۃ القمر کی تلاوت کے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں یہی دو سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے.

اور اگر چاہے تو پہلی رکعت میں سورۃ الاعلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیۃ کی تلاوت کر لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے عید کی نماز میں سورۃ الاعلی اور سورۃ الغاشیۃ کی تلاوت فرمائی تھی.

امام کو نماز عید میں ان سورتوں کی تلاوت کر کے سنت کا احیاء کرنا چاہیے تا کہ اگر کوئی ایسا کرے تو مسلمان لوگوں کو علم ہو کہ ایسا کرنا سنت ہے اور وہ انکار نہ کریں.

اور نماز عید کے بعد امام لوگوں کو خطبہ دے، اور خطبہ میں کچھ حصہ عورتوں کے ساتھ خاص ہو جس میں عورتوں کے احکام اور انہیں وعظ و نصیحت کی جائے، اور جس سے انہیں اجتناب کرنا چاہیے ان اشیاء سے انہیں منع کیا جائے، کیونکہ عید کے خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے.

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام للشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ صفحہ نمبر (398) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 300- 316)

نماز عید خطبہ سے قبل ہونی چاہیے:

عید کے احکام میں شامل ہے کہ نماز عید خطبہ سے قبل ادا کی جائے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عیدگاہ گئے اور خطبہ سے قبل نماز عید کی ادئیگی سے ابتداء کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (958) صحیح مسلم حدیث نمبر (885).

اور نماز عید کے بعد خطبہ ہونے کی دلیل یہ حدیث بھی ہے کہ:

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عید گاہ جایا کرتے اور وہاں نماز عید سے ابتدا

کرتے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں وصیت کرتے، اور انہیں حکم دیتے، اور اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اسے روانہ کرتے، یا کسی چیز کا حکم دینا ہوتا تو اس کا حکم بھی دیتے، جبکہ سب لوگ اپنی صفوں میں ہی بیٹھے ہوتے تھے، اور پھر وہاں سے چلے جاتے"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ:

لوگ اسی پر عمل کرتے رہے حتی کہ میں مروان ۔ جبکہ وہ مدینہ کا گورنر تھا ۔ کے ساتھ عید الاضحی یا عید الفطر کے روز عیدگاہ نکلے اور جب عیدگاہ پہنچے تو کثیر بن صلت نے وہاں منبر بنا رکھا تھا، اور مروان اس منبر پر نماز عید سے قبل ہی چڑھنا چاہتا تھا، میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا تو وہ مجھ سے کپڑا چھڑا کر منبر پر چڑھ گیا اور نماز عید سے قبل خطبہ دینے لگا تو میں نے اللہ کی قسم تم نے تبدیلی کر لی ہے !!! تو اس نے جواب دیا: ابو سعید جس کا تمہیں علم تھا وہ جا چکا.

تو میں نے جواب دیا: جو میں جانتا ہوں اللہ کی قسم وہ اس سے بہتر ہے جو میں نے جانتا، تو اس نے جواب دیا: نماز عید کے بعد لوگ ہماری بات نہیں سنتے تھے، تو میں خطبہ نماز عید سے قبل کر لیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (956).

واللہ اعلم .